رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

سالانہ قیمت ۸ روپے

نورافشاں

پروفیسر محمد اسمعیل صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر (مینو منزل۔ وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) منیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر صاحب ہونا چاہیے اور تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ✢

جلد ۵۰ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۲۸۔ اپریل ۱۹۲۲ء | نمبر ۱۷

حمدِ باری تعالیٰ

بطرح حکیم سنائی

از نتائج طبع منشی حشمت اللہ حشمت شملوی تلمیذ جناب افسر الشعرا خاقانی ہند مولینا مولوی نصیر الدین صاحب نذیر گزنلوی

عیانستی بجلوت یا بخلوت در نہانستی
بتحت اندر زمین و بر فرازِ آسمانستی
ثنائے تست از حرفِ ثنا گو زبان بستن
تو مستغنی زحبث و بے نیازی از نیاز ما
بدل تصدیق کردم نیست معبودے بغیر از تو
بکنہ ذاتِ تو اسپ فراست خورد دبر بیجا
توئی رونق دہ مافی السماء والارض ہیدا ہم
اگر پرواز عنقائے تصور تا ابد دارد
غواص ار اگر کس داند باشد پردہ بکشائے

زمن ناید کہ گویم این چنین یا آن چنانستی
طراز لامکاں و شاہدِ کون و مکانستی
فزوں تر از بیاں بالا تر از وہم گمانستی
نیازِ بے نیازاں و کمالِ عاشقانستی
الٰہی مستحقِ حمدِ بے حد بالنسانستی
نہاں از چشمِ ظاہر۔ ظاہر از چشمِ نہانستی
محیطِ کل شے ہستی ببکینِ لامکانستی
نیابد آشیانِ تو عجب والا نشانستی
معارف را در انگندہ درونِ عارفانستی

بساطِ خاک گستردی بزیر پائے ما یارب
بدکرت تطئیں انقلب الہ العالمیں دائم
توئی بخشندہ بصر العیون اہل بصیرت را
بہ سلکِ حمد درہائے معانی سفتہ حشمت

بیالائے سر افرازندۂ یک سائبانستی
علاجِ دردمنداں و سکونِ مضطرانستی
سبق آموزِ عقلِ عالمانِ نکتہ دانستی
کہ در بزمِ محامد نازشِ اہلِ بیانستی

رباعی

مشتاق تو ہستم ز ازل بادت یاد
اے ریخ دہ زمانہ دلشادت باد
اے دردِ محبت! ہلم جا بگزیں
اے موجدِ عشق بخانہ آبادت باد

یا الٰہی میری آہوں میں اثر ہے یا نہیں
بیقراری جو مجھے ہے وہ انہیں بھی ہے یا نہیں

۱۲۔ اپریل کے بندے ماترم میں کسی مسیحی بہن نے مذکورہ بالا شعر لکھ کر ایک مضمون موجودہ تحریک کے متعلق لکھا ہے۔ میں اس تمام مضمون کے ساتھ متفق ہوں یا نہیں۔ یہ بات دوسری ہے۔ مگر ایک بات تو میں کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا کا شکر ہو کہ ہمارے درمیان جہاں انگریزی زبان اور انگریزی اخبارات کا زور ہے وہاں خدا کے فضل سے ایسی مسیحی خواتین بھی ہیں جو مسیحی جماعت میں سروجنی نیڈو اور لجیاوتی جیسی

قابل بہنوں کے ہم پلہ ہیں اور سودیشی کو پیار کرتی ہیں۔ سودیشی کو پیار کرنا اور مُلک کی خدمت کرنی کسی طرح مسیحی مذہب کے خلاف نہیں مجھے یاد ہے کہ ایک مشنری صاحب نے اپنے ایک نوکر کو حکم دیا کہ فلاں سوداگر کی دوکان سے نمک کی بوتل لے آؤ۔ اور اُسے ایک روپیہ دیا۔ نوکر نے عرض کہ صاحب ایک روپیہ کا نمک ۲۰ سیر ملتا ہے۔ سو آپ کے واسطے ایک آنہ کا نمک مہینہ بھر کے واسطے کافی ہے صاحب نے جواب دیا۔ ویل تم جاؤ نمک سوداگر سے لاؤ۔ ہم اپنے دیس کی چیز استعمال کرینگے۔ جب ایک مشنری ایسا کرسکتا ہے تو ہم دیسی مسیحی اگر کھدر پہنیں اور مُلک کو پیار کریں تو کونسا گناہ ہے۔ اس خیال میں ہم اپنی مسیحی بہن کے ساتھ ہیں۔

مہاتما گاندھی واقعی عملی مسیحی ہے۔ اگرچہ میں اُس کے سارے خیال سے اتفاق نہیں کرتا۔ مگر اس کے ایثار محبت۔ صبر برداشت کی تعریف کے بغیر بھی رہ نہیں سکتا۔ اور یہ سچ ہے کہ اُس نے یہ سب کچھ مسیح سے حاصل کیا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کی پیروی کرتے ہوئے اُس کے شاگرد بھی آجکل موقعہ بموقعہ انجیل کے حوالے پیش کرتے اور مسیح کا نمونہ سامنے رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جس قدر انجیل کی اشاعت مسٹر گاندھی ان دنوں کر رہے ہیں مشنری اُس کا عشر عشیر بھی نہیں کرسکتے۔ جب مسٹر داس کو عدالت نے پوچھا کہ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں صرف اپنی طرف سے انجیل کو پیش کرتا ہوں +

ہماری مسیحی بہن کی اپیل جس دردناک دل سے آنسوؤں کے ساتھ نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ یہ اکارتھ نہیں جائیگی۔ ضرور ہمارے بھائیوں پر اس کی تاثیر ہوگی کم سے کم اتنا تو ضرور ہوگا کہ مشرقی اور مغربی مسیح میں تمیز کرینگے۔ مشرقی اور مغربی مسیحیت میں فرق کرینگے مغربی مسیحیت ایک آرام طلب دنیاداری کی مسیحیت ہے اگر اُن کی قومیت پر داغ آتا ہو تو یا کسی قومی فرد پر دھبہ لگتا ہو تو مسیحیت کو بالائے طاق رکھ دینگے۔ ایسا ہی دیکھا جا رہا ہے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے ہر ایک بات خواہ وہ بھلی ہو یا بُری فیشن کے مطابق کرینگے۔ یہاں تک کہ دعا اور عبادت بھی فیشن کی ہے۔

یہ بات میں نہیں مانتا جو مسیحی بہن فرماتی ہیں کہ مسیحی کہتے ہیں کہ مسیحی پولٹیکس میں حصہ لینے کو تیار نہیں۔ جائز طریقہ پر تو ہم حصہ لینے کو تیار ہیں۔ مگر ناجائز نہیں۔ جس طرح مسٹر پال فضل دین نے کیا ہم ایسا نہیں کرسکتے۔ یہ تو خواہ مخواہ آ بیل مجھے مار والی بات ہے۔ کیا ہمارے مشنری ایجی ٹیٹر نہیں وہ سب پولٹیکل مین ہیں۔ ہم بھی اُن کے چیلے ہیں۔ اگرچہ اُن کے اور ہمارے خیالات میں فرق ہے جس دن مہاتما جی کی گرفتاری کی خبر اخبار میں نکلی۔ تو ایک مشنری نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے۔ اچھا ہوا یا نہیں۔ میں نے کہا بُرا ہوا۔ کیونکہ یہ بڑی بھاری غلطی ہے۔ وہ مرنجان مرنج شخص ہے۔ اُس کو قید کرنے سے فائدہ کے بجائے نقصان ہے۔ اس نے لاکھوں مادر پدر آزاد لوگوں کو قابو کیا ہوا ہے۔ اُس کی تحریک جو بالکل انجیل کے موافق ہے جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ ویسا ہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو۔ وہ گورنمنٹ انگریزی کا بدخواہ نہیں۔ وہ صرف برابری چاہتا ہے۔ انگریز اور ہندوستانی میں فرق نہ رہے۔ فرمائیے اس میں کیا بُرائی ہے۔ کیا یہ خیال انجیل کے موافق نہیں وہ یہ سنکر خاموش ہو گئے۔ میرے خیال میں اگر اتنا ہو جاوے کہ یکساں سلوک سب کے ساتھ ہو تو تمام شکائتیں جھگڑے رفع ہو جاتے ہیں۔ یہی سوراجیہ ہے۔ یہی آسمان کی بادشاہی ہے۔ وہاں نہ یہودی۔ نہ یونانی نہ سکوتی نہ بربری سب برابر ہیں۔

خدا کرے کہ وہ دن آجاوے کہ جب ہندوستانی اور انگریز ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں مگر افسوس ہے کہ جب مشن کے اندر یہ بات نہیں تو باہر کیسے ہو سکتی ہے۔ مشنریوں کو نمونہ دکھانا چاہئیے۔ مگر وہ تو سولین سے چار قدم آگے ہیں +

خیر مسیحی بہن کو ناامید نہ ہونا چاہئیے۔ آپ کی آہوں میں اثر ہے۔ بے قراری جیسی آپ کو ہے ویسے ہم کو بھی ہے۔ اگر آپ اس طرح ہم کمزوروں کی مدد کرینگے تو ضرور ہمیں شرم آویگی اور ہم آگے قدم اٹھاوینگے۔ مگر صرف وہیں تک جو راست اور درست ہوگا ہم بائیکاٹ کرینگے۔ ہڑتال ہمیں منظور نہیں بادشاہ کی فرمانبرداری۔ قانون کی تابعداری کرینگے۔ کیونکہ انجیل ہم کو ایسا ہی حکم دیتی ہے کھدر بیشک پہنینگے مگر بدیشی کپڑے نہیں جلاوینگے بقول مسٹر انڈروز کہ اس میں دشمنی کی بُو پائی جاتی ہے

ہر عقدہ تو انسان کا وا ہو نہیں سکتا
ہر کام مسیحی کو روا ہو نہیں سکتا

راقم
ایک مسیحی بھائی

نور افشاں

مطبوعہ ۲۸ - اپریل ۱۹۲۲ء

یسوع کے دہنے اور بائیں

مرقس ۱۰: ۳۷

متی ۲۰: ۲۱

مسٹر کیدار ناتھ منت کا مضمون ایک مدت سے اشاعت کی راہ دیکھ رہا تھا۔ لہذا ہم افتتاحیہ میں اسے جگہ دے کر ناظرین کی نذر کرتے ہیں

ایڈیٹر

ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل ہندوستان میں سوراج حاصل کرنے کی آواز چاروں طرف سے گونج رہی ہے۔ رعایا اور گورنمنٹ مع اپنے کارپردازوں کے دو مختلف فریق بنے ہوئے ہیں۔ جو کچھ اس کی مدافعت میں سرکار بہادر کرسکتی ہے کر رہی ہے اور رعایا بھی جو کچھ وہ اپنے نزدیک مناسب اور واجب سمجھتی ہے سہہ رہی ہے۔

مگر قبل ازیں کہ سوراج قائم ہو رعایا کے مختلف فریق ہندو مسلمان مہاتما گاندھی سے جو فی زمانہ اس تحریک کے لیڈر مانے جاتے ہیں بزبان حال یہ پوچھتے نظر آتے ہیں کہ اس سوراجیہ میں سے ہندو مسلمانوں میں سے کون آپ کے دہنے اور کون بائیں بیٹھیگا

چونکہ کسی پہلو سے آجکل کی کارروائیوں پر نظر ڈالئے بخلاف اس کے کہ یہ تحریک آیا موجودہ تعلیم انگریزی سے پیدا ہوئی یا مسیحیوں کے دستور کے مطابق انجیل کی بشارت نے اس کو پیدا کردیا۔

ناظرین اور شائقین مختلف اخبارات بخوبی جانتے ہیں کہ تحریک سوراج کی تقویت کے لئے جتنے اقتباسات اور اشارات بلکہ اصطلاحات اور محاورات ایک مقدس بائبل سے اخذ کئے جاتے ہیں اتنے نہ ویدوں سے نہ قرآن سے نہ گرنتھ صاحب یا ژند اوستا سے۔

آج ہی بلکہ اسی وقت میں اخبار وکیل امرتسر مطبوعہ یکم مارچ سنہ رواں میں پنڈت مالویہ اور مسز نائیڈو کی گوکھلے آنجہانی کی زندگی پر جذبہ انگیز تقریریں پڑھ رہا تھا۔ یعنے مالوی جی کی دوسری نصیحت سبق آموز یہ الفاظ پڑھی کہ ہندوستانیوں کو حب وطن کا بپتسمہ لینا چاہئے۔ اسی کے تحت ایڈیٹر اخبار کی جو غالباً مسلمان ہی ہیں یہ تائید بھی دیکھی کہ اگر ہر ایک ہندوستانی جذبہ حب وطن کا بپتسمہ لیکر آگے بڑھے جیسا کہ پنڈت صاحب نے کہا ہے۔

خیال کرنے کا مقام ہے کہ کسی مذہب کی کتاب پڑھ کر ہم اس کے تاریخی اور تعلیمی خیالات سے اس قدر واقف ہو سکتے ہیں جس قدر کہ کوئی اجنبی شخص کسی دوسرے کے مکان کو باہر سے دیکھ کر کسی قدر اس مکان کا نقشہ اپنے ذہن میں جماتے۔ لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص بغیر اسی مذہب کا ایک ممبر بنے ہوئے اس کے اصطلاحات اور محاورات سے ایسا ہی واقف ہو جائے جیسا کہ اس مذہب کا اصل شریک۔

دیکھئے پنڈت مالویہ باوجودیکہ ہندو مذہب کے ایک رکن ہیں کیسی ٹھیک طریقہ سے اپنے محاورہ میں بپتسمہ لینا مراد لیتے ہیں۔ گویا کوئی امریکہ یا یورپ کا بشپ یا پادری اپنے محاورہ میں بول رہا ہے یہی نہیں کہ پنڈت جی نے کسی پادری یا مشنری سے سن سنا کر اس محاورہ کو ٹھیک اسی کے مفہوم میں استعمال کیا۔ بلکہ غالب گمان یہ ہے کہ آپ آجکل انجیل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور نہ صرف آپ ہی ایسا کرتے ہیں بلکہ تمام لیڈران قوم خواہ وہ ہندو ہوں خواہ مسلمان ضرور بالضرور کتاب مقدس سے اپنی تحریک کی تائید کے لئے واقفیت پیدا کر رہے ہیں اور یہ ہم سے نہیں بلکہ خدا سے ہے۔

میں تو بہت ہی حیران ہوگیا کہ مولانا محمد علی صاحب نے جو آجکل جیل میں ہیں اپنی تقریر میں یہ فقرہ کس بڑے غضب ۔تمام پر استعمال کیا کہ بابیدو شاید کیا تم مسیح کو دوبارہ مصلوب کرتے ہو۔ میں تو ان کا خاک پا ہوں کیا خوف نہ تھا کہ کوئی حاکم اگر نہایت ہی غیرت اثر طبیعت رکھنے والا نہ ہوتا تو فقیرانہ جاتا اور آپ کو سزا دینے سے ہاتھ اٹھاتا۔

اگرچہ مجھے یقین نہیں کہ پنڈت جی نے جس مقام سے یہ بپتسمہ لینا پایا ہے وہاں کی اس تمام کیفیت اور اثرات سے واقف ہوں تو بھی مزید تشریح کے لئے میں خداوند مسیح کے دو فقرات یہاں پیش کرتا ہوں جو اس نے فرمائے تاکہ دہنے بائیں بیٹھنے والوں کے لئے تنبیہ اور ہوشیاری کا کام دیں

تب زبدی کے بیٹوں یعقوب اور یوحنا نے اس پاس آ کے کہا کہ اے استاد ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگیں تو ہمارے لئے کرے۔ اس نے ان سے کہا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے کروں انہوں نے اس سے کہا ہم کو بخش کہ تیرے جلال میں ہم ایک تیرے دہنے ہاتھ اور دوسرا تیرے

ہاتھ بیٹھیں۔ تب یسوع نے انہیں کہا تم نہیں جانتے کہ تم کیا مانگتے ہو۔ کیا وہ پیالہ جو میں پینے پر ہوں تم پی سکتے ہو اور وہ بپتسمہ جو میں پانے پر ہوں تم پا سکتے ہو۔ انہوں نے اُس سے کہا کہ ہم پی سکتے ہیں۔ یسوع نے انہیں کہا تم وہ پیالہ جو میں پیتا ہوں پیوگے اور وہ بپتسمہ جو میں پانے پر ہوں پاؤگے۔ لیکن میرے دہنے اور بائیں ہاتھ کسی کو بٹھانا دینا میرا کام نہیں مگر اُن کو جن کے لئے یہ تیار کیا گیا۔ مرقس ۱۰: ۳۵-۴۰ آیات تک۔

انسانی طبیعت کا خاصہ کہو یا فطرت یہ ہے کہ وہ جلال عزت و اقبال کی طرف زیادہ دوڑتی ہے۔ وہ پروا نہیں کرتا کہ عیش و عشرت بغیر تکلیف و اذیت پائے ہوئے حاصل نہیں ہو سکتی۔

خداوند مسیح کے شاگرد بھی تمام انسانی خامیوں سے پاک اور مبرا نہ تھے۔ اُن کی طبیعتیں بھی ایسی تھیں جیسی کہ ہماری وہ بھی وہی مراتب حاصل کرنا چاہتے تھے جس کے آج ہم خواہشمند ہیں۔

ایک اور دفعہ کا ذکر ہے کہ جب جہان کے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی پاک و مقدس صورت پہاڑ پر بدل گئی تھی۔ اُس کے چہرہ پر جاہ و جلال ایسا نمایاں تھا کہ آفتاب باوجود اس قدر روشنی کے چاند کی طرح اس کے مقابل ماند ہو گیا۔ اس کی پوشاک سفید براق ہو گئی اور حضرت موسٰے اور ایلیاہ اس سے گفتگو کرتے ہوئے ایسے نظر آئے جیسے کسی شہنشاہ یا وزیر اعظم کے پرائیویٹ سکرٹری۔ تب ہی یعقوب اور یوحنا اور پطرس رسول جو اُس کے ساتھ موجود تھے کہنے لگے کہ اے خداوند ہم تین ڈیرہ بنائیں ایک تیرے لئے ایک الیاس اور ایک موسٰے کے لئے۔ کیونکہ یہاں رہنا ہمارا کیا خوب۔ مگر وہ نہیں سمجھتے تھے کہ وہاں یہ تینوں اُس کی موت کی بابت باہم بات چیت کر رہے تھے پس مسیح خداوند نے اُن سے فرمایا کہ جب تک ابن آدم مردوں میں سے جی نہ اُٹھے اس جاہ و جلال کا ذکر تک نہ کریں۔

بیشک ان شاگردانِ خداوند نے وہ پیالہ بھی پیا یعنی دُکھ تکلیف و اذیت اور موت جیسے یعقوب ہیرودیس کی تلوار سے قتل کیا گیا اور پطرس رسول اُلٹا صلیب پر کھینچا گیا۔ اور پیارا شاگرد یوحنا کھولتی تیل کی کڑاہی میں ڈالا گیا۔ مگر اس آخر الذکر کو خداوند نے اس قدر تکلیف برداشت کرا دینے کے بعد بچا لیا

اور وہ اپنی پوری صد سالہ عمر کو بسر کر کے خداوند کے آرام میں داخل ہوا۔

ڈاکٹر پادری مرحوم مولوی عماد الدین صاحب پانی پتی نے کیا خوب فرمایا کہ جب ان دو شاگردوں نے یعقوب اور یوحنا نے کلوری کے مقام پر خداوند مصلوب کے دہنے اور بائیں دو بدمعاش ڈاکوؤں کو صلیب پر لٹکا ہوا دیکھا ہوگا تو اپنے اس سوال پر کہ بخش اے خداوند کہ تیری بادشاہت میں ہم دو میں سے ہر ایک تیرے داہنے اور بائیں بیٹھیں بہت ہی نادم ہوئے ہونگے۔

اس پر قیاس کر کے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ہندو مسلمان بھائی مہاتما گاندھی کی تحریک موجودہ سے بغیر ہزارہا مصائب کے جھیلے ہوئے سوراجی بادشاہت میں دہنے بائیں کا بہت خیال خام پکاتے رہتے ہیں۔

کسی نے سچ کہا ہے کہ صدہا سال کی اُلٹ پھیر میں گورنمنٹ برطانیہ کی انگریزی رعایا کو جو عروج اور رفعت اور وقعت حاصل ہوئی ہے وہ ہندوستان لوگوں کو سال چھ مہینے میں کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔

سالہا باید کہ تا اک سنگ ز آفتاب۔
لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن

سب سے پہلے اور مقدم کام یہ ہے کہ ہندوستان کے ہر فرد بشر کو اسی مقدس کتاب کے پیش کردہ نجات دہندہ کو اپنے اپنے دلوں میں تشریف قبولیت دیں۔ جس سے وہ آج اپنے دعووں کی تائید میں دلائل پیش کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریہ نہ ہو تب تک مہاتما گاندھی کا متدعویہ سوراجیہ ہندوستان قائم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ خداوند نے خود ہی فرمایا جبکہ اس کے صعود آسمانی کے وقت شاگردوں نے پوچھا کہ اے خداوند کیا تو اسرائیل کی بادشاہت اسی وقت بحال کیا چاہتا ہے۔ مگر خداوند نے کہا تھا۔ کہ یروشلم اور یہودیہ اور سامریہ۔ بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہو گے

پس مہاتما گاندھی کا اچھوت ذاتوں کو حق مساوات کی تلقین کرنا اسی اصول پر مبنی ہے کہ اول ہندوستان سے مختلف مذہبی اور مختلف دستورات جو ایک سے دوسرے کو علیحدہ کر کے ہمیشہ ایک دوسرے کی تباہی کا باعث ہوا کرتے ہیں دور کئے جائیں۔ اور پھر ظاہر ہے کہ خداوند مسیح کی شاگردی کئے بغیر یہ ذاتی تفرقہ دور نہیں ہو سکتے۔ یہ اسی میں طاقت ہے کہ برہمن چھتری۔ ویش۔ شودر بھنگی۔ چمار اور تیلی جلاہے۔ شیخ۔ سید مغل پٹھان کو ایک ہی قوم کے خیر از میں منسلک کر دیوے۔ پس جبکہ مسٹر گاندھی کا سوراجیہ کے لئے پہلا پرچار ہر ایک ہندوستانی کا مساوی حق قائم کرنے کا اور یہ مساوی حق مسیحیت سے قائم ہوتا ہے تو ہمیں سوراجیہ

کے حصول کے لئے مسیحی ہونے سے کیوں خوف آتا ہے۔ کیا خداوند یسوع مسیح آج ہندوستان کے کروڑوں آدمیوں کو نہیں کہہ رہا کہ تم مجھ سے جدا ہو کر کچھ کر نہیں سکتے۔ تعجب تو یہ ہے کہ ہم مثیل مسیح مسٹر گاندھی کی پیروی کے دعوے کرتے ہیں مگر خداوند یسوع مسیح کی پیروی کا خیال تک نہیں جیسے دیکھ کر مسٹر گاندھی مہاتما گاندھی بن گیا ہے

کیدار ناتھ منت از کانپور

عیسائی میلہ

راجپوتانہ کا پہلا کانونشن یعنی عیسائی میلہ شہر اجمیر میں جو مرکز راجپوتانہ ہے تاریخ ۲۳ ماہ مارچ ۱۹۲۲ء سے ۲۷ مارچ تک فراہم ہوا۔ ان کل ایام میں میلے کا انتظام مختلف کمیٹیوں کے ذریعے سے نہایت خوبی وخوش اسلوبی سے کیا گیا۔ جلسوں کا انتظام حسب ذیل ترتیب پر تھا۔

۲۳ کی شام سے ۲۷ کی شام تک روز صبح و شام ۷ بجے سے ۹ بجے تک روحانی جلسے ہوتے تھے۔ جن میں مرد عورتیں بچے وغیرہ شامل ہوتے تھے۔ مسیحیوں کی تعداد قریباً ایک ہزار کے ہوتی ہوگی۔ آغاز میں منجی جہاں کی حمد وثنا میں نہایت عمدہ دیسی گیت وبھجن مختلف باجوں کے ساتھ ہندوستانی راگوں میں گائے جاتے تھے۔ اور تب دعا ومناجات کے بعد روحانی مضمون پر درس ہوتے تھے۔ ہمارے معزز بزرگ بھائی ڈینش پانڈے صاحب ونیز ڈاکٹر جنیور مناحب کے پرجوش درسوں سے بھائیوں کی روحوں پر بڑا اثر پڑا۔ اور مجھ کو پوری امید ہے کہ بہت سی زندگیوں میں عجیب تبدیلی واقع ہوگئی ہوگی۔ ان کے علاوہ جماعتی جلسے الگ الگ مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے لئے دن کے درمیان ہوتے تھے۔ جن سے لوگوں کو شخصی طور بڑا فائدہ پہنچا لوگوں کے لئے کھانے پینے و نیز ٹھہرنے در روشنی کا بندوبست بھی خاطر خواہ تھا۔

راجپوتانہ کے مختلف مقاموں مثلاً نصیرآباد بیاور۔ جے پور۔ مادگڑھ ونیز گرد ونواح کے دیہات وغیرہ سے مسیحی بھائی میلے میں آکر شریک ہوتے تھے۔ اور اجمیر سے تینوں مشنوں کے بھائی شامل میلا تھے۔ اس میلے میں سب مسیحیوں نے بڑا شوق وسرگرمی دکھائی۔ اور آپس کے میل ملاپ سے اس بات کو ظاہر کیا کہ ہم مسیحی منجی مصلوب کے پیرو ہیں۔ اس سے لوگ جانینگے کہ میرے شاگرد ہو اگر تم آپس میں محبت رکھو۔ میلے کے ایام میں اتوار کا دن خاص طور پر روزے و دعا کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اور شکر خدا کا کہ اس دن بہت سے دلوں پر بڑی برکت آئی

اس میلے میں ایک خاص بات کا انتظام بھی کیا گیا۔ اور وہ یہ تھی کہ راجپوتانہ کے ہر مقام میں ایسی جماعتیں قائم کی جاویں جو اپنے اپنے مقررہ انتظام کے مطابق کلام خدا یعنی بائبل مقدس کی تلاوت وخواندگی خاص جماعتی طور کیا کریں تاکہ کلام ربانی کی برکت سے وہ لوگ بھی جو اندھیرے میں بیٹھے ہیں روشنی دیکھیں اور ان پہ جو موت کی تاریکی پر سائے میں ہیں نور چمکے۔

اخیر میں قرار پایا کہ یہ میلہ راجپوتانہ میں آئندہ سال بسال ہمیشہ ہوتا رہے۔ اور اس دل جوش وشوق کا ثبوت یہ ہے کہ اس کام کے لئے قریب چھ سو روپیہ چندے میں وصول ہوا ناظرین سے عرض ہے کہ اپنی اپنی دعاؤں میں اس کام کو ضرور یاد رکھیں۔

اب تمام بزرگی وجلال اسی کے قدوس نام کو ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ ای۔ ٹی۔ آر۔

غور طلب بات

ناظرین نور افشاں کو روشن ہووے کہ ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء کے پرچہ نور افشاں میں مسٹر بی۔ ایم۔ بساوامل سٹوڈنٹ الیف۔ سی کالج لاہور نے میرے مضمون بعنوان غریب مسیحی اور مرتبے جو کہ ۱۷ فروری کے نور افشاں میں تھا اسی کی سرخی لیکر ایک مضمون لکھا ہے جس میں آپ نے یہ ظاہر کیا کہ میں نے کسی خاص جگہ سے دریافت کئے بغیر یہ مضمون لکھ دیا تھا۔ جبکہ میں نے اسی مضمون میں دو پادری صاحبان کا ذکر کیا ہوا ہے۔ جو کہ خاص گورداسپور میں رہتے ہیں۔ جو بلحاظ ضلع ہونے کے ایک خاص جگہ ہے۔ کیا وہ دونوں بلحاظ پادری ہونے کے معتبر شخص نہیں ہیں؟ یا اُن کے اور پادری ولیم صاحب بہادر کے پادری ہونے میں کچھ فرق ہے کہ ایک کی بات پر تو ہم زیادہ بھروسہ رکھیں اور ایک کی بات پر کم۔ میرے خیال میں تو دونوں بھروسہ کے لائق ہیں۔ اگر بھائی بساوامل کی سمجھ میں کچھ

فرق ہے تو ہم کو بتا دیں تا کہ ہم بھی اُن کے ساتھ متفق ہو جاویں۔ دوسرے آپ نے زیادہ ایمان پر زور دے کر اصل بھید کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ پر وہ بھی نہیں کر سکے تا کہ اُن غریب مسیحیوں کو جنہوں نے سود پر قرضہ لیکر روپیہ جمع کرایا ہوا ہے۔ اور اب ان کا اناج وغیرہ قرض خواہوں نے لے لیا ہے اور جیسے پچھلے دنوں میں فاقہ کشی سے گذری ہے۔ ویسے ہی آگے کو کرنی پڑے گی۔ اُن کو کچھ تسلی ہوتی اور اُن کے حوصلے بڑھتے اور ساتھ ہی ان کا ایمان بھی بڑھتا۔ کیونکہ ابھی تک دیہاتیوں میں زیادہ شمار اُن مسیحیوں کا ہے جو کہ ابھی بچوں کی مانند ہیں۔ جو کہ کبھی گرتے ہیں اور کبھی اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ چاہئے تھا کہ ان کا حوصلہ بڑھانے کے لئے اُن کو بتایا جاتا کہ وہ زمین کہاں ہے اور کب ملیگی۔ تا کہ اُن کا ایمان زیادہ مضبوط ہوتا۔ پر یاد رکھئے جیوں جیوں زیادہ وقت گذرتا جاتا ہے۔ اُن کے ایمان کا اندازہ لگتا جاتا ہے۔ پر یہ آپ پر ظاہر نہیں ہو سکتا کیونکہ کالج کی تعلیم اور دیہاتیوں کے محلوں میں کام کرنے کی تعلیم میں بڑا فرق ہے۔ اگر آپ اس کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو دیہاتیوں میں پھر کر سکتے ہیں۔ اور آپ پر سب حقیقت کھل جائیگی۔ اس بات میں مَیں بھی آپ کے ساتھ متفق ہو کر پادری ولیم صاحب کی ہمت پر آفرین کہتا ہوں اور خداوند سے دعا کرتا ہوں کہ خدا اپنے بندے کو اس کام میں جلدی کامیابی بخشے۔

آپ کا تابعدار۔ خادم اے۔ ڈی جڈ۔ ایم۔ اے مشن
چک ۳۱/۱۰R ضلع ملتان۔

ایسٹر میلا کلارک آباد

شہروں میں روز ہی میلے ہیں۔ چہل پہل لگی رہتی ہے۔ مگر گاؤں میں جہاں محنت پیشہ لوگ کھیتی باڑی کرنے والے غریب رہتے ہوں وہاں میلا کسے سوجھتا ہے۔ خاصکر ایسے موقعہ پر کہ جب فصل کی کٹائی شروع ہو چرچ کمیٹی نے یہ تجویز کی تھی کہ ۱۰ تاریخ پیر کے دن ایک چھوٹا سا میلا ہو جاوے۔ مشکل تو بہت تھی۔ کیونکہ فصل کی وجہ سے گاؤں تمام دن خالی ہوتا ہے۔ ایسا خالی کہ اگر چار آدمی باہر سے آکر چاہیں تو گاؤں کو لوٹ کر لے جائیں۔ کانوں کان کسی کو خبر نہ ہو۔ عورت مرد۔ بچے سب باہر۔ لیکن ہمارا میلا آخر کچھ نہ کچھ ہو ہی گیا۔ مٹھائی کی دوکانیں۔ برف کی دوکان۔ شربت کی دوکان۔ پان کی دوکان چوڑیوں کی دوکانیں۔ سکول کے لڑکے لڑکیاں گاؤں کے خوش پوش زمیندار بھی جمع ہو گئے دن بھر ڈھول بجتا رہا۔ گرجے کا گھنٹہ بھی بار بار بجایا گیا۔ عید القیامت کی مجلس بھی لگی رہی۔ طبلہ طاؤس کھڑکتے رہے۔ اچھے گانے بجانے والے موجود تھے۔ غرضیکہ اچھی چہل پہل تھی:

قریب شام کے گاؤں کی زمیندار عورتوں اور مردوں کو انعام دیئے گئے۔ چند آدمیوں نے خداوند یسوع کے دکھوں کے حالات اور مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے کا امتحان دیا اور پاس ہوئے۔ خوشی کی بات ہے کہ بعضوں نے اچھا انعام لیا اور یہ سب زمیندار تھے۔ امتحان میں پانچ عورتیں شامل تھیں پانچوں پاس ہوئیں۔ سب کو انعام ملا۔ عہ/ روپیہ انعام تقسیم ہوا۔ مردوں میں سے سات زمینداروں نے امتحان دیا۔ تین کو انعام ملا۔

اول۔ پانچ روپیہ (صہ)
دوئم۔ تین روپیہ (سے)
سوئم دو روپیہ (عہ)

سکول کی لڑکیوں کو دو روپیہ انعام کے واسطے دیئے گئے۔ یہ انعام شخصی تھے۔ کسی کمیٹی کی طرف سے نہیں تھے۔ امید ہے کہ آئندہ بھی خداوند کرے گا تو ایسا ہی ہوا کریگا۔

آخر میں تعریف کے گیت کے بعد بادشاہ سلامت ہو نیشنل انتھم پر میلا ختم ہوا۔ ایسا اچھا پاک میلہ۔ پرہیزگاری کا میلہ کاش کہ شہروں میں بھی ہو وے۔ ہمارے بھائی پرہیزگاری کو اپنا شعار قائم کریں۔

راقم۔ واعظ۔

ویدانت کی اصلیت دنیا کی ماہیت (علاج مسیحائی)

یہ دنیا (جو انسان کے انتہائی نظر۔ عقل اور خیال میں سما سکتی ہے) پیدا ہونے سے پہلے صرف ایک خدا تھا۔ جو بے نام و نشاں تھا۔ اُس کی وسعت و قدرت بے پایاں و بے کنار تھی۔ نہ اُس کا آغاز تھا نہ انجام۔

وہ ہمیشہ تھا۔ ہے اور رہیگا۔ وہ لطیف ترین۔ پاک۔ بے داغ۔ بے عیب ہے۔ سرب شکتیمان ہے۔ دیالو ہے۔ کرپالو ہے۔ عادل ہے بے خوف ہے۔

دونوں جہان اور تینوں زمان میں جو کچھ

ظہور ہو چکا۔ ہو رہا ہے اور ہوگا وہ سب کچھ اُس سے ہے۔ وہ زمین اور آسمان کا خالق اور مالک ہے تمام زندگی اُس سے ہے۔ صرف وہی ایک امر ہے اُس کی قدرت و وسعت کا اندازہ دنیوی علم اور ہنر سے دور اور پرے ہے (بھلا کمہار کا برتن کمہار کی اصلیت و نوعیت سے کیا واقف ہو سکتا ہے؟)

ایک دنیوی انجنیر جب اپنے انجن کو چلا کر کام پر لگا دیتا ہے اُس کی رفتار اور نقائص سے غافل نہیں رہتا۔ گو وہ آرام کرنے یا دوسرے دھندے میں لگ جاوے۔ لیکن جب دیکھتا ہے کہ اُس کے پرزے قدرے بگڑنے لگے یا اُس میں صفائی کی ضرورت ہے تو وہ اپنی معمولی توجہ کے ساتھ درست کرتا رہتا ہے۔ جب پُرانا انجن ہو جانے پر اس قدر صفائی اور مرمت طلب ہو جاوے کہ اس کی معمولی ہتھوڑیاں اور ہتھوڑے کام نہ دے سکیں تو اپنا گھن سنبھال کر سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور مختلف تدابیر سے ان کے پرزوں کو کوٹ پیٹ کر یا نئے چڑھا کر اُس کی رفتار کو آیندہ کے لئے جاری کر دیتا ہے۔ اسی طرح خداوند کریم کی انجن والی دنیا میں چلتے چلتے کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے تو اُس کو اپنے مختلف اور لامحدود ذرائع سے مرمت کرنے لگتا ہے۔ قحط۔ پلیگ جنگ وغیرہ ہتھوڑوں سے ٹھوک پیٹ کر اپنے انجن کی مرمت کرتا رہتا ہے۔ لیکن جب انجن میں اس قدر خرابیاں اور بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں تو خاص طور پر اپنی بے انداز قدرت کے ساتھ طرح طرح کے ہتھوڑے اور گھن نے کر طوفان عظیم کی صورت میں آ ظاہر ہوتا ہے۔ اُس کا سب کام اپنی مخلوق کے مفاد کے لئے ہوتا ہے۔

بعض صورتوں میں وہ ڈاکٹر بن کر اپنا نشتر محبت کے ساتھ بے رحمی سے مریض کے جسم پر گھسیڑ دیتا ہے تو دوسری طرف نہایت رحم دلی کے ساتھ اپنی مرہم پٹی لیکر زخموں کے دھونے اور بھرنے کے لئے بطور خدمتگار آ کھڑا ہوتا ہے

اس دنیوی انجن کے جاری ہونے سے اب تک قدرت انسانی جامہ میں ملبس ہو کر اپنی رنگا رنگی کے ساتھ ہویدا اور آشکارا ہوتی رہتی ہے۔ ۱۹ صدی پیچھے نظر ڈالنے سے ظاہر ہوگا کہ قدرت کی ایک طاقت بطور ڈاکٹر کے ایسی پیش ہوئی کہ جو مسیح کے نام سے موسوم وہ روحانی طور پر خداوند کریم کی غیر معمولی قدرت کے ساتھ ایک پاک دامن دیوی مریم کے شکم میں داخل ہو کر اپنی خاص قدرت کے ساتھ ظاہر ہوا تھا اور خدا کا اکلوتا بیٹا کہلایا۔ وہ دُنیا کی آسمانی بادشاہت ساتھ لیکر آیا۔ جو دنیوی بادشاہت سے بدرجہا اعلیٰ اور افضل طاقت ہے معجزہ دکھلائے۔ تکلیفیں سہیں ہادی بنکر لوگوں کو غلط راستہ سے نکال راہ راست پر لایا۔ اور زندگی کا طریق بتلایا

جو اُس پر ایمان لایا کامیاب ہوا۔ دُکھوں سے نجات پائے۔ پاپیوں کے گناہ معاف ہوئے۔ خود غرض لوگوں نے اُس کو نہ پہچانا۔ پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ دفن کیا گیا۔ تیسرے روز پھر زندہ ہو گیا۔ اپنے شاگردوں کو ضروری تعلیم دی اور بتلایا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور انہیں تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں۔ جس کا میں نے تم کو حکم دیا۔ اور دیکھو میں دنیا کے آخر ہونے تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔

یہ کہکر وہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا۔ (جہاں پر بیٹھا ہُوا وہ اپنی اُمت کے سب کام دیکھ رہا ہے۔) وہاں سے زندوں اور مردوں کے انصاف کے لئے آنے والا ہے۔ وہ آکر دیکھیگا کہ کون مجھ پر ایمان لایا ہے؟ میرے احکام کی تعمیل کی ہے؟ وہ خدا کی طرف سے منصف ہوگا وہ انصاف کریگا۔ وہ زمین اور آسمان دونوں کا مالک ہے (پس ہوشیار رہو اور جاگتے رہو اور دعا مانگتے رہو)

مسیح علم وحدت و معرفت کا سچا اور پکا عالم اور عامل تھا۔ زمانہ سلف میں جب ویدانت کا خاتمہ ہو چکا تھا جو دنیا کی تربیت وتا دیب کے لئے از بس ضروری ہے تو خاص موقعہ پر خدا نے جو دنیوی مذاہب میں لبستا ہوا اور اُن سے برتر بھی ہے مسیح نامی انسانی جامہ پہن کر ناستک خُدا پرست۔ خود پرست اور بت پرست لوگوں کو جا جگایا۔

انجیل مقدس مذہب ویدانت کا ایک کھلا اور ظاہرا روح (ست) ہے جو خداوند کریم کی ہستی اور اُس کی قدرت کو جتلا کر انسان کو خدا سے لا ملاتی ہے۔

انجیل مقدس سکھلاتی ہے کہ ہر انسان کو باپ۔ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور انہیں تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا باپ سے مراد وہ لامحدود اور لا یزال روح عظیم ہے۔ جس کو انسانی نظر دیکھ نہیں سکتی۔

سمجھ نہیں سکتی۔ اندھے کے سامنے گڑ رکھ کر پوچھو تو وہ بتلا دیگا کہ یہ گڑ ہے۔ لیکن روح اعظم پرم پتا، پرم آتما کی قدرت کو دنیوی محدود ہستی (قدرت) معلوم نہیں کرسکتی۔

انجیل مقدس ویدانت مذہب کی اصلیت سمجھانے کا ایک ضروری اور لازمی راستہ دکھلانے کا (جس کے ذریعہ انسان مہلک امراض سے نجات پاسکتا ہے اور بے خطر ہو جاتا ہے) کا رہبر اور حامی ہے۔

راقم۔ روپ رام مسیحی سادھو۔
منیجر مسیح آشرم۔ گڑھی ہرنی ضلع گوڑگانوہ

یورپ

ایم۔ اے روجر ایک فرانسیسی ایسی آگ دریافت کی ہے جو سمندر کی تہ میں یا پانی کی سطح کے نیچے ویسی ہی جلیگی جیسی کہ ہوا میں جلتی ہے اُس کے شعلے سٹیل کی موٹی چدر کو پھاڑ کر پانی کو اور پانی کے نیچے کی چیزوں کو دور تک روشن و منور کر دینگے۔ اس روشنی سے انسانی کار و بار پر بڑا اثر پڑیگا۔ سمندر کی فراوانی اس روشنی سے انسان کی ملکیت ہو جائیگی۔ سمندر کے نقصانات کے اندیشے انسان کے دل سے دور ہو جائینگے۔ اس کے وسیلے سے وہ تمام جہاز جو جنگ یورپ میں سمندر کی نذر ہو چکے ہیں پھر انسانی ملکیت میں آجائینگے۔

ایک جوان ٹومیڈومی نامی اطالیانی انجینئر نے ایک الیکٹرک لیمپ بنایا ہے جسے برقی سورج روشنی نام دیا گیا ہے۔ اس لیمپ کی بتی دھات کے نامعلوم اجزا سے بنائی گئی ہے۔ جو بغیر الیکٹریسٹی کے خارجی تعلق کے خود بخود روشن رہیگی۔ اور یہ لیمپ بغیر کسی قسم کی تبدیل کے تین سال جلیگا۔ اگر یہ بات سچ ہو تو یہ موجد بجلی کے استعمال میں بہت آگے بڑھ گیا ہے جسکا اثر بجلی کے حصول اور استعمال کے طریقوں پر ضرور پڑے گا۔

آئرلینڈ کی آزادی کے تماشے اب تک ہو رہے ہیں۔ آزادی خانہ بربادی بن رہی ہے۔ جب سے آئرلینڈ کو آزادی ملی ہے کشت و خون کی ترقی ہے۔ وہاں سے امن و امان کافور ہے۔ اس وقت نوبت خانہ جنگی کی ہے جو سول وار کے معنے رکھتی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہندوستانی اس قسم کی آزادی کی کبھی طلب نہ کرینگے

ایتھنز ۲۰ اپریل کی خبر ہے کہ وہاں سامان جنگ کے ذخیرہ کو آگ لگ گئی۔ ۱۰۰۰ سپاہی بیرکوں سمیت اُڑ گئے۔ نقصان کثیر ہوا۔

جرمن مال جرمنی سے نکلا ہے۔ جنوبی افریقہ میں جرمن مال کی قلت و کثرت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہاں ایک جرمن پیانو ۵ پونڈ کو بکتا ہے۔ امید نہیں کہ جرمنی مال کی ہند میں اس قدر بے قدری ہو۔

جنیوا کانفرنس
معاہدہ روس و جرمنی کے متعلق
جرمنوں کا رویہ
کانفرنس سے اخراج پر جرمن کا اظہار ناراضگی

جنیوا ۱۹ اپریل۔ آج جرمن حلقوں کی طرف سے ریوٹر کو مطلع کیا گیا کہ جرمنی کی طرف سے اتحادیوں کی یادداشت کا جواب آج حوالے کر دیا جائیگا۔ اس جواب میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جرمنی معاہدہ روس و جرمنی کو کانفرنس کے سامنے پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ نیز اس امر کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا ہے کہ اتحادیوں نے جرمن ڈیلیگیٹوں کو معاملات روس کے متعلق بحث مباحثہ میں شریک ہونے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اس قسم کی ممانعت کرنے کا اختیار ساری کانفرنس کو ہے۔ نہ کہ صرف اتحادیوں کو۔

کانفرنس جاری رہے گی۔

معاملات روس کے متعلق بحث و مباحثہ سے جرمنی کے اخراج کا فیصلہ جو اتحادی طاقتوں نے کیا ہے وہ اتفاق رائے سے ہوا ہے۔ اس فیصلہ کا مطلب یہ ہے کہ بڑی کمیشن سے تو جرمنوں کو خارج کر دیا گیا ہے۔ لیکن باقی تین کمیشنوں کے اجلاسوں میں وہ شریک ہو سکتے ہیں۔ سوائے اس صورت کے انہیں معاملات روس کے متعلق کچھ بحث ہو رہی ہو اس کے ساتھ ہی اتحادیوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ جرمن اور روسی خواہ کچھ کریں کانفرنس ہر صورت میں جاری رہیگی۔

روسی، قائمقام کا بیان

مسٹر لائڈ جارج نے یہ تجویز پیش کرتے ہوئے کہ جرمنی وفد کو ایک یادداشت ارسال کی جائے کہا کہ جرمن وفد کی یہ کارروائی غداری کی ہم معنی ہے۔ دوسری طرف جرمن ڈیلیگیٹ یہ کہتے ہیں کہ گذشتہ ہفتے ہم نے اس معاہدہ کے متعلق برٹش افسروں کے ساتھ چار مرتبہ بحث کی تھی۔ ایم ٹونیاف روسی قائم مقام نے

ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا کہ اس معاہدہ کو تمام وکمال شائع کر دیا گیا تھا۔ علاوہ بریں اس کے ساتھ کوئی فوجی معاہدہ نہیں ہے۔ فرانسیسی یہ کہتے ہیں کہ اس معاہدہ کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی روس کے حق میں اپنے قرضہ اور اپنی جائدادوں سے دست بردار ہو جائیگا۔ اغلب ہے کہ کمیشن تاوان جنگ معاہدہ کے اس حصہ کو ناجائز قرار دیگا۔ لندن کے بعض اخبارات خیال کرتے ہیں کہ اتحادیوں نے جرمنی کو جو تنبیہہ ارسال کی ہے وہ بہت نرم ہے۔ ٹائمز کو شکایت ہے کہ روس کے متعلق اتحادیوں نے کوئی کارروائی تجویز نہیں کی۔ لیکن خود مختار آزاد خیال اخبارات لکھتے ہیں کہ اگرچہ اس معاہدہ کے متعلق جرمنوں اور روسیوں کا طریق کارروائی قابل اعتراض ہے۔ تاہم خود معاہدہ کے خلاف کوئی اعتراض نہیں ہوا جرمن معاہدہ کو پھاڑ ڈالنے پر تیار ہیں۔ پیرس ۱۹ اپریل۔ ایک نیم سرکاری بیان میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ یہ سارا قضیہ بہت جلد ختم ہو جائیگا۔ کیونکہ مسٹر لائڈ جارج اور جرمن قائم مقام پرورتھ کے مابین ایک ملاقات ہوئی۔ اس میں مسٹر لائڈ جارج نے کہا۔ کہ کانفرنس سے جرمنوں کے اخراج کا فیصلہ اسی صورت میں واپس لیا جا سکتا ہے کہ اس قابل اعتراض معاہدہ کو پھاڑ ڈالا جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہیر ورتھ اس تجویز کو منظور کر لینے پر آمادہ ہیں اور فرانس بھی اس کو پسند کرتا ہے جنیوا کا ایک فرانسیسی نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ اب جرمن اس معاہدے سے دست بردار ہونے کے لئے کوئی بہانہ تلاش کر رہے ہیں البتہ ہیر راتھنا دست برداری کے خلاف ہیں۔

وزیر اعظم فرانس کے خلاف ملامت کا ووٹ۔ ایم تاردیو ممبر پارلیمنٹ فرانس نے ایم پوئنکارے وزیر اعظم کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر فرانس نے جنیوا کانفرنس سے اپنے قائم مقاموں کو واپس نہ بلایا تو میں پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہونے پر آپ کے خلاف ملامت کا ووٹ پیش کرونگا۔ کیونکہ آپ نے کم اپریل کو پارلیمنٹ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر صلح کے معاہدے جنیوا میں تیار کئے گئے تو گورنمنٹ فرانس کوئی کارروائی کرنے کے لئے اپنے آپ کو آزاد سمجھے گی۔

روس اور جرمنی کا معاہدہ۔ پیرس ۱۹۔ اپریل۔ فرانس کی مجلس وزراء نے روس اور جرمنی کے معاہدہ سے پیدا شدہ صورت معاملات پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ فرانس کے ڈیلیگیٹ کانفرنس کے خاتمہ تک جنیوا میں رہینگے لیکن اس کے ساتھ ہی فرانس یہ بھی مطالبہ کریگا کہ اتحادی معاہدہ روس اور جرمنی کے منسوخ کئے جانے پر زور دیں۔

معاہدہ روس اور جرمنی پر امریکن اخبارات کی رائیں

نیویارک ۱۱ اپریل۔ اس معاہدہ پر رائے زنی کرتا ہوا اخبار نیویارک ورلڈ لکھتا ہے کہ ہم کو روس اور جرمنی کے اتحاد کا یقین نہیں آ سکتا۔ روس کی دوبارہ زندگی کے لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ جرمنی اُسے مہیا نہیں کر سکتا۔ اخبار ٹریبیون لکھتا ہے کہ جرمنی اور روس اس طریق پر اپنے قرضہ جات سے سبکدوش ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن چونکہ روس کی ساکھ بہت گر رہی ہے۔ اس لئے یہ اتحاد یا دھوکا ہے یا فائشش۔ اخبار ہیرلڈ لکھتا ہے کہ روس کو برادری سے خارج کر دیا گیا تھا اور جرمنی کو زنجیروں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ اس لئے اُن کا اتحاد مدت سے لابدی ہو گیا تھا۔

جرمنی کو تنبیہہ

اتحادیوں اور اتحاد صغیرہ سے جرمن ڈیلیگیٹوں کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں لکھا ہے کہ کانفرنس کے دوران میں روس اور جرمنی کا معاہدہ ہونا اُن شرائط کی خلاف ورزی ہے جو جرمنی نے کانفرنس میں شامل ہونے کے وقت منظور کی تھیں۔ اتحادیوں کی اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عام بحث مباحثہ میں تو جرمن ڈیلیگیٹوں کو شریک ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ لیکن روس کے معاملات پر غور کرنے والی کمیٹی میں نہیں بیٹھنے دیا جائیگا۔ فرانس کی طرف سے روس اور جرمنی کے خلاف جو اظہار شبہ ہوا ہے۔ اس سے کانفرنس کی کارروائی میں رکاوٹ واقعہ ہوگی۔

جرمنی کے ایک باغی لیڈر کی گرفتاری

برلن ۲۱ اپریل۔ کیپ بغاوت ۱۹۲۰ء کی بغاوت کا لیڈر تھا۔ اس کو سویڈن سے جرمنی آتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے خلاف تمام لیزگ عدالت عالیہ میں مقدمہ چلایا جائیگا۔

جرمنی کی طرف سے تاوان جنگ کی ادائیگی

پیرس ۲۳۔ اپریل۔ کمیشن تاوان جنگ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جرمنی نے ۱۰

کروڑ طلائی مارک ۱۹۲۱ء میں ادا کئے تھے اور ۲۸ کروڑ ۲۰ لاکھ کی رقم مارچ ۱۹۲۲ء تک ادا کر دی۔

اب کمیشن نے ایک کروڑ ۸۰ لاکھ کی ادائگی کے لئے ایک نیا انتظام کیا ہے۔ اس کے بعد ۵ کروڑ مارک ماہوار اکتوبر تک ادا کئے جائینگے اور ۶-۶ کروڑ کی رقوم نومبر اور دسمبر میں ادا ہونگی

دربار پوپ کے ساتھ روس کا معاہدہ

لنڈن ۲۳ اپریل۔ جنیوا سے خبر آئی ہے کہ روس اور دربار پوپ کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے رو سے بعض تعلیمی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔

شاہ اٹلی کی طرف سے جنیوا کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو دعوت

جنیوا ۲۳ اپریل۔ شاہ اٹلی نے ایک جنگی جہاز میں جنیوا کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کو دعوت دی۔ جنمیں روسی قائم مقام ایم کراسین اور ایم چچرن وزیر خارجہ روس بھی تھے۔

جرمنی اور امریکہ میں روز افزوں دوستی

برلن ۲۳ اپریل۔ نئے امریکن متعینہ جرمنی مسٹر ہوٹن نے اپنے تقرر کے متعلق پریزیڈنٹ امریکہ کی چٹھی پیش کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی اور امریکہ کے تعلقات روز بروز زیادہ دوستانہ ہوتے جائینگے۔ ہر ایبرٹ نے جواب میں اس خیال پر مسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ جرمنی آپ کے کام میں سہولتیں مہیا کرے گا۔

نو طاقتوں کا عہد نامہ۔ ٹوکیو پیوی

کونسل نے ۹ طاقتوں کا معاہدہ منظور کر لیا ہے اور اب اسے باقاعدہ منظوری کے لئے شہنشاہ کے سامنے پیش کیا جائیگا۔

کپڑے کے مزدوروں کا جھگڑا

لنڈن ۲۲ اپریل۔ روئی کے کارخانوں کے مزدوروں کے جھگڑے کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا۔ البتہ اختلاف کی خلیج اور تنگ ہو گئی ہے کارخانہ دار ۱۷ فی صدی تخفیف کہتے ہیں۔ اور مزدور ۱۰ فی صدی کی تخفیف منظور کراتے ہیں

قوموں کی لیگ میں روس اور جرمنی کا داخلہ

لنڈن ۲۱ اپریل۔ مسٹر لائڈ جارج نے جنیوا میں اخبار نویسوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں روس اور جرمنی کو قوموں کی لیگ میں داخل کرنے کے حق میں ہوں۔ کیونکہ جب تک یورپ اس کی ممبری سے علیحدہ رہیگا اس وقت تک یہ کچھ کام نہیں کر سکتی۔

معاہدہ روس و جرمنی کے متعلق جرمنی کا جواب

جنیوا ۲۱ اپریل۔ روسی معاملات کے بحث و مباحثہ کے وقت کانفرنس جرمنی کے اخراج کے متعلق جو شرائط قرار پائی تھیں ان کو جرمنی نے منظور کر لیا ہے۔ جرمنوں نے اپنے جواب میں تحریر کیا ہے۔ کہ جرمنی مشرق و مغرب میں امن کی قائمی کے متعلق تمام قوموں کے ساتھ اتحاد عمل کرنا چاہتا ہے۔ جرمنی نے روس کی حکومت کو کئی سال پیشتر تسلیم کر لیا ہے اور معاہدہ کا مرتب ہونا اب سے کئی مہینے پیشتر ممکن ہو گیا تھا۔

اخیر یہ لکھا ہے کہ معاہدہ روس جرمنی کو روس کے عام تصفیہ میں شامل کیا جا سکتا ہے

جرمنی کے خلاف فرانس میں جوش و خروش

لنڈن ۲۱ اپریل۔ فرانس کے اخبارات لکھتے ہیں یہ غلط ہے کہ معاہدہ روس و جرمنی کا تصفیہ ختم ہو گیا ہے۔

اخبار ایکلیر لکھتا ہے کہ برلن سے فرانسیسی سفیر کو واپس بلا لیا جائیگا۔ ایک اور اخبار نے لکھا ہے کہ جرمنی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے میں پارلیمنٹ فرانس ایم پائنکارے کی تائید کرے گی۔

آئرلینڈ میں خانہ جنگی

مسٹر کالنز کو رکاوٹ۔ جب مسٹر کالنز کیلارنی کے سٹیشن پر پہنچے تو مسلح آدمیوں کی جماعت نے ان سے کہا کہ ہم آپ کو جلسہ نہیں کرنے دینگے۔ مسٹر کالنز منڈی کے چوک میں پہونچ تو گئے مگر سنگینوں سے مسلح اشخاص نے ان کے ساتھیوں کی مزاحمت کی۔ اس لئے مسٹر کالنز کو کھڑکی میں بیٹھ کر تقریر کرنی پڑی

ایشیا

قاہرہ ۲۱ اپریل کی خبر ہے کہ سوریہ میں سخت لڑائی کی افواہیں پھیلی ہیں۔ خبریں متضاد ہیں۔ فرانسیسی فوجیں سوریہ کو جا رہی ہیں۔ لڑائی فرانس میں اور انقلاب پسندوں کے درمیان ہے۔

تیجپور ۱۷ اپریل کی خبر کہ وہاں پر آگ سے ۲۰ گھر جلے

انجمن مستورات لودھیانہ پرسبٹری کا سالانہ جلسہ

ہم ذیل میں انجمن مستورات لودیانہ پرسبٹری کی رپورٹ درج کرکے دکھاتے ہیں کہ ہماری بہنیں خداوند کے جلال اور اپنے ملک و قوم کے لئے کیسا مبارک کام کر رہی ہیں۔

ایڈیٹر

ہماری لودھیانہ پرسبٹرین انجمن مستورات کا سالانہ جلسہ سہارنپور میں تیسری اور چوتھی اپریل ۱۹۲۲ء میں فراہم ہوا جس میں گیارہ ڈیلیگیٹس مستورات اور دس بطور مہمان کے شریک جلسہ ہوئی تھیں۔ جلسہ میں ذیل کی افسران موجود تھیں میر مجلس مسز آرمینین صاحبہ۔ خزانچی مس مورس صاحبہ سکریٹری مس عبید اللہ۔ ہماری پہلی میٹنگ تیسری تاریخ شام کے ۹ بجے فراہم ہوئی۔ جس کی ہادی مسز آرن صاحبہ تھیں۔ اس میٹنگ میں صرف گیارہ کی حاضری تھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی فقط نصیحت اور دعا کے بعد میٹنگ برخاست ہوئی۔

دوسری میٹنگ چوتھی تاریخ صبح آٹھ بجے گرجہ گھر میں فراہم ہوئی۔ ہادی پادری آپل صاحب تھے۔ انہوں نے فلپیوں کے ۲ باب کی پہلی آیت سے چند آیتیں پڑھ کر ایک پرتاثیر نصیحت کی جن میں انکا خاص مقصد یہ تھا کہ ہم سب کو ایک دل اور ایک روح ہو کر رہنا چاہیے۔ بعد دعا بندگی کے کارروائی شروع ہوئی۔ پادری آپل صاحب نے لاڈووا کے کام کی رپورٹ سُنائی جس سے معلوم ہوا کہ کام ترقی پر ہے۔ وہاں ہماری طرف سے تین کارگذار پادری آپل کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں۔ وہ بشارت کا کام کرتی ہیں۔ اور ایک اُستاد کا بشارتی کام چالیس گاؤں میں کیا جاتا ہے جس میں سے ۲۳ میں عیسائی پائے جاتے ہیں گذشتہ سال میں ۲،۳ اشخاص نے بپتسمہ پایا تھا۔ ایک جو اُستاد ہیں اُنہوں نے تین پرائمری سکول کھول رکھے ہیں جن میں وہاں کے بچے تعلیم پاتے ہیں۔ اور کئی جوان خدا کا کلام پڑھ سکتے ہیں۔ لاڈووا کے تینوں کارگذاروں کا چندہ ۱/۲ ۱ھ ہوا۔ کل خرچ ۲۳،۲۳ روپے ۱۱ رہ ہوا تھا۔ بعد اُن کی رپورٹ کے مسز خیالی رام نے اپنا مضمون پڑھ کر سُنایا جو پرسبٹرین انجمن مستورات کے فرایض پر تھا۔ بعد گیت اور دُعا کے جلسہ برخاست ہوا۔

تیسری میٹنگ دو بجے سے چار بجے تک رہی گیت اور دعا کے ساتھ شروع ہوئی۔ ہادی مسز بہاری لعل تھیں۔ اُنہوں نے یوحنا کے ۲۰ باب کو پڑھ کر سُنایا اور تھوڑی پُرتاثیر نصیحت سنائی پھر بعد دعا کے کارروائی شروع ہوئی پچھلی روئداد سُنائی گئی اور منظور ہوئی۔ دوسرے خزانچی نے اپنی رپورٹ سُنائی۔ جس سے معلوم ہو کہ کل روپیہ جو اُن کو وصول ہوا وہ ۴۸۰ روپے ۲ آنہ تھا۔ ہماری سوسائٹی پر ۲۰۴ روپے ۱۴ ر ۲ پائی قرض رہا۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ ہماری طرف سے ایک نوجوان موگہ میں تعلیم پا رہا ہے جس کے لئے ہم نے ۷۰ روپے سال دینے کا وعدہ کیا تھا۔ پس ۲ سال کا ۱۴۰ روپے ہوا۔ جبکو ہم نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔ اور ۶۴ روپے ۱۴ ر ۲ پائی لاڈووا کے کام کے لئے دینا باقی ہے اس واسطے کل رقم جو میں اوپر بتا چکی ہوں وہ وہ رقم ہے جو قرضہ اُتارنے کے لئے ہر ایک ڈیلیگیٹ نے منظور کی تھی۔ کہ وہ اپنی اپنی سوسائٹی کے چندہ سے اسے پورا کر دیگا۔

اس قرضہ کی وجہ سے ہم نے آگے کو اس لڑکے کی مدد بند کی تھی جو موگہ میں پڑھتا ہے۔ اُس کا ایک سال خرچ دینا بند کیا گیا ہے پر ممکن ہے کہ ہم ایک سال کے بعد اس کی مدد کرنا پھر شروع کر دیویں۔ بعد اس کے حاضری لی گئی سوائے سنتوکھ ماجرے کے سب طرف سے ڈیلیگیٹس حاضر تھے۔

چوتھی میٹنگ ساڑھے پانچ سے ساڑھے سات بجے تک ہوئی۔ دعا کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی جس میں پادری اُپل صاحب نے اگلے سال کے خرچ کا میزان بتایا!! جو ۹۴ روپے تک ہوگا۔ اور ۲۰۴ روپے ۱۴ ر ۲ پائی پچھلا قرض جو کل ۱۱۰۳ روپے ۱۴ ر ۲ پائی ہوتا ہے۔ بعد جھنڈہ کمیٹی کی رپورٹ سننے کے فیصلہ ہوا کہ جھنڈہ سنتوکھ ماجرے کو دیا جائے اس جھنڈے کی نسبت آپ سب کو معلوم ہے کہ ہماری سوسائٹی میں جس کا کام سب سے اچھا نکلتا ہے۔ وہ اس کو ملتا ہے۔ پس سنتوکھ ماجرے نے سب سے زیادہ ترقی دکھائی ہے ہم اُس سوسائٹی کو شاباش کہتے ہیں۔ اگلے سال کے جلسے کے واسطے انبالہ شہر نے ہم کو دعوت دی ہے۔ پس اُن کی دعوت منظور ہوئی۔ بعد دو تین بہنوں کی دعا کے جلسہ برخاست ہوا؟

پانچویں میٹنگ آٹھ بجے شام کو پھر فراہم ہوئی جس میں پادری اُپل روس صاحب نے میجک لنٹرن کے ذریعے سے بری داسی کی تصویریں بابت پرہیزگاری دکھائیں۔ بعد دعا کے جلسہ برخاست ہوا!

چھٹی میٹنگ ساڑھے دس بجے فراہم ہوئی پہلے تو صرف موگہ کے نوجوان کے خرچ کے

نے بحث ہوئی جس کی بابت میں ابھی آپ کو سنا چکی ہوں۔ پھر ذیل کے افسران چنے گئے میر مجلس مسز ایل۔ نائب میر مجلس مسز رحمت مسیح۔ خزانچی مس مورس۔ سکریٹری مسز خیالی رام۔ خزانچی کی حساب جانچنے کے لئے یہی افسران مقرر ہوئے۔ پھر بعد دعا کے رات کے ساڑھے بارہ بجے جلسہ برخاست ہوا

ان سب باتوں پر غور کرنے سے ہم جان سکتے ہیں کہ ہماری سوسائٹی کتنی ترقی کر رہی ہے اور کہ اُنہوں نے اگلے سال کے خرچ کا جو کہ پچھلے سے دُگنا ہے خوشی سے ذمہ اُٹھایا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری سوسائٹی کی ہر ایک شریک اپنا خاص فرض سمجھ کر اپنا اپنا چندہ بڑھائینگی اور اس طرح سے ہم غیر ممالک کے مشنری صاحبان کے ذمہ خدمت کی تمام ذمہ داری نہ چھوڑ دینگے۔ بلکہ اپنے ہموطنوں کی خاطر مشنری صاحبان کا ہاتھ بٹائینگے۔

راقمہ۔ ایم۔ خیالی رام

پوسٹکارڈ لکھنے والے نوٹ کریں

۲۴ تاریخ سے ٹکٹ ڈاک کی شرح جدید قواعد کے مطابق ہوگی۔

پوسٹماسٹر صاحب جنرل صوبہ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ ۲۴ اپریل کے بعد پوسٹکارڈ کی قیمت دو پیسے ہو جائیگی جو صاحب موجودہ کارڈ استعمال کرینگے اُنہیں ایک پیسہ کا ٹکٹ لگانا چاہئیے ورنہ ۲۴ تاریخ کے بعد بیرنگ نہ ہونگے بلکہ بیچارج تلف کر دیئے جائینگے۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے۔ نمونے کا پرچہ مسٹر ایچ جینڈی بی ایس سی ایڈیٹر و مینجر مخزن مسیحی فتحگڑھ یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	رومن پنجابی پرائمر	۱ر
دوسری	۳	تیوہار	اسلام میں مسیح
صحت جسمی کو تیر تقہ		ینابیع الاسلام	۳ر
مسئلہ التخلیق	۲ر	ویدوں کی اصل	۳ر
صراط المستقیم	۴ر	دو سوال	۳ر

ملنے کا پتہ مینجر کرسچن بک سٹور۔ لودیانہ

دستور العمل نور افشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر ؏
غیر ممالک سے للعہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ¼ حصہ	سعہ	عـہ	عـہ
چوتھائی کالم	عـہ	عـہ	للعہ
نصف کالم	عـہ	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	ما
پورا صفحہ	ما	اصہ	سا

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۱ر لیکن کسی اشتہار کے لئے عـہ سے کم نہ لیا جائیگا

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۲ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری کی ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

حصہ ہائی کے طالب علم برائے تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری ¾ ہے۔ متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جرکشا اعـہ سے ما لعہ تک گرد کو نزل عـہ سے صعـہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نور افشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نور افشاں بنا کر اس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیجدیوے اور ان کے نام پر نور افشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔ مینجر نور افشان

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔اے مینجر نور افشاں امپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا